حوالہ نمبر: 13103/42	فتویٰ نمبر: 73538/60	سائل: ایمل بنگش	مجیب: محمد اویس
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی:	مفتی:
کتاب: نکاح کا بیان	باب: جہیز، مہر اور گھریلو سامان کا بیان		تاریخ: 6-7-2021

زندگی میں کسی وارث کو حصہ دینا

سوال: متحدہ علماء کونسل کوہاٹ کے زیر اہتمام ماہانہ فقہی مجلس کا انعقاد کیا جاتا ہے، رواں ماہ 23 مئی 2021 بروز اتوار بعد نماز ظہر کوتوالی مسجد مین بازار کوہاٹ میں فقہی مجلس کا انعقاد کیا گیا ہے، جس میں درج ذیل مسائل کے حل پر تفصیل مطلوب ہے۔

پہلا سوال یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں دولہا کا والد جب مہر شرعی میں حصہ لکھواتا ہے تو کیا والد کے زندہ ہوتے ہوئے ہم فرضی شرعی حصہ متعین کر سکتے ہیں؟

تنقیح: فون پر سائل نے بتایا ہے کہ فرضی حصہ متعین کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ بیٹے کا جو حصہ والد کی زمین میں والد کی وفات کے بعد بنتا ہے نکاح کے وقت والد وہ حصہ زندگی میں بیٹے کو صرف زبانی طور پر دیدیتا ہے، باقاعدہ تقسیم کر کے علیحدہ نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کاغذات میں اس کے منتقلی ہوتی ہے اور یہی حصہ سسر مہر کے طور پر لکھوادیتا ہے۔

الجواب باسم ملہم الصواب

مہر میں فرضی حصہ متعین کرنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک صورت یہ ہے کہ زمین کے اوصاف اور مقدار کو متعین کئے بغیر مہر طے کیا جائے، جیسے یہ کہا جائے کہ بیٹے کا زمین میں جو بھی حصہ بنتا ہے وہ بطور مہر کے ہے، اس صورت میں زمین کی مقدار اور اوصاف دونوں مجہول ہیں، نیز بیٹے کا استحقاق بھی معلوم نہیں، کیونکہ بیٹا اگر باپ کی وفات کے وقت زندہ ہو تو اس کے حصے کا تصور ہوگا ورنہ اس کا کوئی حصہ نہیں، لہذا مجہول ہونے کی صورت میں مہر مثل لازم ہوتا ہے، اس لئے اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا۔

دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اپنے طور پر بیٹے کا مقدار اور اوصاف کے اعتبار سے (دس کنال زمین جو فلاں شہر میں ہے) حصہ طے کر کے مہر مقرر کر دیا جائے تو ایسی صورت میں یہی مہر ہوگا، لیکن یہ باپ کی طرف سے بیٹے کیلئے ہدیہ اور تبرع ہوگا، میراث میں بیٹے کا جو حصہ بنتا ہے وہ بصورت وراثت بیٹے کو مکمل ملے گا، اس مہر کی وجہ سے بیٹے کے حصہ میراث میں کمی نہ ہوگی۔

فی ردالمحتار (ج3/ص 141):

تنبیه: حاصل هذه المسألة أن المسمى إذا كان من غير النقود بأن كان عرضا أو حيوانا: إما أن

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

يكون معينا بإشارة أو إضافة فيجب بعينه، أو لا يكون معينا، فإن كان غير مكيل و موزون: فإن جهل نوعه كدابة أو ثوب فسدت التسمية و وجب مهر المثل، وإن علم نوعه و جهل وصفه كفرس أو ثوب هروي أو عبد صحت التسمية و تخير بين الوسط أو قيمته، و كذلك لو علم وصف الثوب على ظاهر الرواية.

فی الفتاوی الهندية (ج 7/ص 189):

ويجب مهر المثل كما لو تزوجها على دار بغير عينها يجب مهر المثل، ولو تزوجها على بيت بعينه فلها هكذا. في شرح الطحاوي وفي المنتقى قال محمد: قال أبو حنيفة رحمه الله تعالى: إذا تزوج امرأة على ما له من الحق في هذه الدار قال: أفرض لها مهر المثل لا أجاوز به قيمة الدار، وفي قولنا لها ما كان له من الحق في الدار لا غير وقال: لها مهر المثل لا غير إذا بلغ ذلك عشرة، كذا في المحيط ولو تزوج على نصيبه من هذه الدار قال أبو حنيفة رحمه الله تعالى لها الخيار إن شاءت أخذت النصيب، وإن شاءت أخذت مهر مثلها لا يزاد على قيمة الدار، وإن كان مهر مثلها أكثر وعلى قول صاحبيه - رحمهما الله تعالى - لها النصيب من الدار إن كان النصيب يساوي عشرة دراهم، كذا في فتاوى قاضي خان.

حوالہ نمبر: 13103/42	فتویٰ نمبر: 73539/60	سائل: ایمل بنگش	مجیب: محمد اویس
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی:	مفتی:
کتاب: نکاح کا بیان	باب: جہیز، مہر اور گھریلو سامان کا بیان		تاریخ: 6-7-2021

دلہن سے پوچھے بغیر مہر کی زمین کو بیچنا

سوال: بوقت نکاح جو حصہ مہر شرعی کے طور پر سسر نے یا شوہر نے لکھوایا ہے تو بسا اوقات سسر یا شوہر اس کو آگے فروخت کر دیتا ہے، جبکہ دلہن کو تو علم بھی نہیں ہوتا تو اس کا کیا حکم ہے؟ بیوی اگر تحریر شدہ حق مہر کا مطالبہ کرے تو اس کی کیا صورت ہو گی؟

الجواب باسم ملهم الصواب

زمین کی مقدار اور اوصاف طے کر کے یا زمین اشارہ سے متعین کر کے مہر میں لکھوائی گئی ہے تو اس زمین کی مالک خاتون بن جاتی ہے، اس کی اجازت کے بغیر سسر کا یا شوہر کا بیچنا جائز نہیں، فروخت کرنے کی صورت میں خاتون کو حق ہے کہ زمین واپسی کا مطالبہ کرے، اور اگر وہ خاتون فروختگی پر راضی ہو تو اس زمین کی قیمت فروخت دینا لازم ہے۔

حوالہ نمبر: 13103/42	فتویٰ نمبر: 73540/60	سائل: ایمل بنگش	مجیب: محمد اویس
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی:	مفتی:
کتاب: نکاح کا بیان	باب: جہیز، مہر اور گھریلو سامان کا بیان		تاریخ: 6-7-2021

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

سسر سے مہر کا مطالبہ کرنا

سوال: اگر بیٹا اپنے والد سے پہلے فوت ہوجاتا ہے تو بہو اپنے سسر سے تحریر شدہ حق مہر کا مطالبہ کرتی ہے، جبکہ سسر انکار کرتا ہے تو پوچھنا یہ ہے کہ بہو کس طرح اپنا حق مہر وصول کرے، جبکہ شوہر کا ترکہ بھی نہ ہو۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر سسر نے مہر ادا کرنے کی ذمہ داری لی تھی تو ایسی صورت میں سسر سے مطالبہ کرنا جائز ہے اور اگر ذمہ داری نہیں لی تو سسر سے مطالبہ نہیں کیا جاسکتا، مہر شوہر کے ذمہ قرض رہے گا اور اگر بیوی معاف نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا حساب ہوگا۔

وفي رد المحتار (ج 3/ص 153):
(وصح ضمان الولي مهرها) أي سواء كان ولي الزوج أو الزوجة صغيرين كانا أو كبيرين، أما ضمان ولي الكبير منهما فظاهر، لانه كالاجنبي.
ثم إن كان بأمره رجع وإلا لا.
في الفتاوى الهندية (ج 7/ص 324):
ولو كان الابن كبيرا وضمن الأب عنه بغير أمره في صحته ثم مات الأب وأخذت المرأة من تركته لم ترجع ورثته بالإجماع.

حوالہ نمبر: 13103/42	فتویٰ نمبر: 73541/60	سائل: ایمل بنگش	مجیب: محمد اویس
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی:	مفتی:
کتاب: نکاح کا بیان	باب: جہیز، مہر اور گھریلو سامان کا بیان		تاریخ: 6-7-2021

ضمانت کیلئے تحریر ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

سوال: بعض دفعہ نکاح نامہ فارم پر سسر کے دستخط ہوتے ہیں اور بعض دفعہ دستخط نہیں ہوتے، لیکن سسر خود موجود ہوتا ہے اور گواہوں کی موجودگی میں جائیداد دلہن کے نام کردی جاتی ہے تو اس صورت میں سسر ضامن ہوگا یا نہیں؟

الجواب باسم ملہم الصواب

ضمانت تحریری اور زبانی دونوں طرح ہوسکتی ہے، لہذا سسر زبانی طور پر کہے یا تحریری طور پر لکھ کر دے دونوں صورتوں میں ضامن ہوگا۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

حوالہ نمبر: 13103/42	فتویٰ نمبر: 73542/60	سائل: ایمل بنگش	مجیب: محمد اویس
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی:	مفتی:
کتاب: نکاح کا بیان	باب: جہیز، مہر اور گھریلو سامان کا بیان		تاریخ: 6-7-2021

مہر کی ضمانت لینے کے بعد انکار کرنا

سوال: بعض دفعہ سسر بیرون ملک ہوتا ہے بذریعہ فون حق مہر مقرر کرتا ہے، پھر حالت تنازع میں انکار کرتا ہے تو ایسی صورت میں کیا حل نکالنا چاہیے؟

الجواب باسم ملهم الصواب

سسر اگر انکار کرتے ہیں کہ انہوں نے ضمانت لی تھی اور مذکورہ خاتون کے پاس گواہ بھی موجود نہیں تو سسر سے قسم لی جائے، اگر وہ قسم اٹھا کر کہہ دے کہ اس نے ضمانت نہیں لی تو اس کی بات معتبر ہوگی اور مہر کی ادائیگی شوہر کے ذمہ لازم ہوگی اور اگر خاتون کے حق میں معتبر گواہ گواہی دیں تو سسر سے مطالبہ ہوگا۔

حوالہ نمبر: 13103/42	فتویٰ نمبر: 73543/60	سائل: ایمل بنگش	مجیب: محمد اویس
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی:	مفتی:
کتاب: ہبہ اور صدقہ کے مسائل	باب: ہبہ کے متفرق مسائل		تاریخ: 6-7-2021

زندگی میں ترکہ تقسیم کرنا

سوال: اگر کوئی شخص زندگی میں اپنی اولاد کے درمیان جائیداد بقانون وراثت تقسیم کرتا ہے تاکہ بعد میں فساد نہ ہو تو اس کا یہ عمل شرعی نقطہ نظر سے کیسا ہے؟

الجواب باسم ملهم الصواب

زندگی میں بیٹوں اور بیٹیوں کو کچھ دینا ہبہ کہلاتا ہے، اگر والد اپنی مرضی سے زندگی میں اپنا مال اولاد درمیان تقسیم کرنا چاہتا ہے تو شرعی تعلیم یہ ہے کہ ورثہ میں برابری کرتے ہوئے سب کو اپنی ملکیت میں سے برابر یا کم از کم ہر لڑکی کو لڑکے کے مقابلے میں نصف دیں، بغیر کسی معقول وجہ کے کسی کو زیادہ دینا مناسب نہیں، اگر کسی بیٹے یا بیٹی کو خدمت زیادہ کرنے کی وجہ سے یا اقتصادی لحاظ سے کمزور ہونے کی وجہ سے زیادہ دیں تو ایسی صورت میں کوئی قباحت نہیں۔

فی خلاصة الفتاوی (ج:4ص:400):

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

"رجل له ابن وبنت اراد ان يهب لهما فالافضل ان يجعل للذكر مثل حظ الانثيين عند محمد وعند ابى يوسف رحمه الله بينهما سواء هو المختار لورود الآثار."

وفی ردالمحتار (ج24/ص42):

"وفي الخانية لا بأس بتفضيل بعض الأولاد في المحبة لأنها عمل القلب، وكذا في العطايا إن لم يقصد به الإضرار، وإن قصده فسوى بينهم يعطي البنت كالابن عند الثاني وعليه الفتوى ولو وهب في صحته كل المال للولد جاز وأثم."

وفی ردالمحتار (ج24/ص42):

"(قوله وعليه الفتوى) أي على قول أبي يوسف: من أن التنصيف بين الذكر والأنثى أفضل من التثليث الذي هو قول محمد رملي."

حوالہ نمبر: 13103/42	فتویٰ نمبر: 73544/60		سائل: ایمل بنگش		مجیب: محمد اویس
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: سعید احمد حسن		مفتی:		مفتی:
کتاب: میراث کے مسائل	باب: میراث کے متفرق مسائل				تاریخ: 6-7-2021

ورثہ کا کسی ایک وارث کو حصہ نہ دینا

سوال: ایک شخص اپنے تین بیٹوں میں سے ایک بیٹے کے لئے مہر میں شرعی حصہ لکھواتا ہے، جبکہ دو بیٹوں کا مہر وہ ادا نہیں کرتا، اب والد کی وفات کے بعد جس بیٹے کے حصہ میں مہر والد نے لکھوایا ہوتا ہے باقی دو بیٹے اس کو شرعی حصہ دینے سے انکار کر دیتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

ورثہ کا مذکورہ بالا بنیاد پر ایک وارث کو حصہ نہ دینا شرعی طور پر جائز نہیں، ترکہ کے ساتھ سب ورثہ کا حق متعلق ہوتا ہے اور شرعی حصہ کے مطابق تقسیم کرنا لازم ہے۔ باقی والد کو چاہیے تھا کہ سب بیٹوں کے ساتھ برابری کرتے بلاوجہ کسی ایک بیٹے کا مہر خود ادا کرنا دوسروں کو نظر انداز کرنا مناسب نہیں، لیکن اس کے ایسا کرنے سے کسی بیٹے کا حق میراث ساقط نہیں ہوگا۔

حوالہ نمبر: 13103/42	فتویٰ نمبر: 73545/60		سائل: ایمل بنگش		مجیب: محمد اویس
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: سعید احمد حسن		مفتی:		مفتی:
کتاب: نکاح کا بیان	باب: جہیز، مہر اور گھریلو سامان کا بیان				تاریخ:

مہر معجل اور مہر مؤجل کی تعبیر کیسی ہونی چاہئے؟

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

سوال: مہر معجل اور مہر مؤجل کے خانہ میں کس طرح کی تحریر مناسب ہے؟ تاکہ بعد میں کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو۔

الجواب باسم ملہم الصواب

جس مہر کی ادائیگی باہمی ملاپ سے پہلے دینا طے پائی ہو تو وہ مہر معجل ہے اور جس مہر کی ادائیگی کیلئے وقت مقرر کر دیا جائے یا وقت مقرر کئے بغیر چھوڑ دیا جائے وہ مہر مؤجل ہے، مدت متعین نہ ہونے کی صورت میں مدت موت یا طلاق ہے۔ صوت مسؤلہ میں بہتر یہ ہے کہ ادائیگی کی تاریخ سال اور مہینہ کے اعتبار سے بھی طے کی جائے۔

فی رد المحتار (ج 24/ص 456):

(قوله منجما أو مؤجلا) الفرق بينهما أن المؤجل ما جعل لجميعه أجل واحد، والمنجم كما سيأتي ما فرق على آجال متعددة لكل بعض منه أجل۔

وفی البحر الرائق شرح كنز الدقائق (ج 8/ص 359):

وبالطلاق يتعجل المؤجل ولو راجعها لا يتأجل يعني إذا كان التأجيل إلى الطلاق أما إذا كان التأجيل إلى مدة معينة لا يتعجل بالطلاق كما يقع في ديار مصر في بعض الأنكحة أنهم يجعلون بعضه حالا وبعضه مؤجلا إلى الطلاق أو إلى الموت وبعضه منجما في كل سنة قدر معين فإذا طلقها تعجل البعض المؤجل لا المنجم.

وفی الفتاوی الهندية (ج 7/ص 259):

لا خلاف لأحد أن تأجيل المهر إلى غاية معلومة نحو شهر أو سنة صحيح، وإن كان لا إلى غاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه قال بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا؛ لأن الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق أو الموت.

حوالہ نمبر: 13103/42	فتویٰ نمبر: 73546/60	سائل: ایمل بنگش	مجیب: محمد اویس
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: سعید احمد حسن	مفتی:	مفتی:
کتاب: نکاح کا بیان	باب: جہیز، مہر اور گھریلو سامان کا بیان		تاریخ:

مہر مؤجل میں دس مرلہ کا پلاٹ لکھوانا ضروری ہے؟

سوال: شوہر مہر مؤجل میں دس مرلہ کا پلاٹ نہیں لکھواتا تو یہ سرے سے عقد ہو ہی نہیں سکتا اس کی کیا حقیقت ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

مہر میں مخصوص مقدار یا مخصوص چیز کا ہونا ضروری نہیں، کوئی بھی ایسی چیز جس کی قیمت دس دراہم (43.02 گرام چاندی) سے زیادہ ہو تو باہمی رضامندی سے مقرر کی جاسکتی ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

محمد اویس

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

۲۵/ذی قعدہ ۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
آفتاب احمد
۴۲/۱۱/۲۵

المجیب مصیب
۴۲/۱۱/۲۵ھ

دارالافتاء جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

13103/42

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ متحدہ علما کونسل کوہاٹ کے زیر اہتمام ماہانہ فقہی مجلس کا انعقاد کیا جاتا ہے، رواں ماہ 23 مئی 2021ء بروز اتوار بعد از نماز ظہر کوتوالی مسجد مین بازار کوہاٹ میں فقہی مجلس کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں درج ذیل مسائل پر تفصیل طلب بحث درکار ہے امید ہے آپ حضرات شفقت و حوصلہ افزائی فرما کر درج ذیل مسائل کا باحوالہ تحریری حل پیش فرمائیں گے۔

1. ہمارے معاشرے میں دولہا کا والد جب مہر میں شرعی حصہ لکھواتا ہے تو کیا والد {دولہا کا والد} کے زندہ ہوتے ہوئے ہم فرضی شرعی حصہ متعین کر سکتے ہیں؟
2. بوقت نکاح مہر میں شرعی حصہ لکھا جاتا ہے پھر اسی حصہ کو شوہر یا سسر {دولہا کا والد} آگے بیچ دیتے ہیں جبکہ دلہن کو اس کا علم بھی نہیں ہوتا، اب اگر بیوی اپنا تحریر شدہ حق مہر کا مطالبہ کرے تو اس کی کیا صورت ہے؟
3. بیٹا {دولہا} اپنے والد سے قبل فوت ہو گیا اب بہو اپنے سسر سے تحریر شدہ حق مہر کا مطالبہ کرتی ہے جبکہ سسر انکاری ہے تو توجہ طلب امر یہ ہے کہ بہو کس طرح اپنا حق مہر وصول کرے؟ جبکہ شوہر کا کوئی ترکہ بھی نہ ہو۔
4. بعض دفعہ نکاح نامہ فارم پر سسر کے دستخط ثبت ہوتے ہیں اور بعض دفعہ دستخط نہیں ہوتے لیکن سسر خود موجود ہوتا ہے اور گواہوں کی موجودگی میں جائیداد دلہن کے نام لکھ دی جاتی ہے تو اس صورت میں سسر ضامن یا کفیل ہو سکتا ہے کہ نہیں؟
5. بعض دفعہ سسر بیرون ملک ہوتا ہے بذریعہ فون حق مہر مقرر کر دیتا ہے پھر حالت تنازع میں انکار کرتا ہے تو اس صورت میں کیا حل نکلتا ہے؟
6. اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کے مابین جائیداد بقانون وراثت تقسیم کرتا ہے تا کہ بعد میں فساد نہ ہو تو اس کا یہ عمل شرعی نقطۂ نظر سے درست ہے؟
7. ایک شخص اپنے تین بیٹوں میں سے ایک بیٹے کے لئے مہر میں شرعی حصہ لکھواتا ہے جبکہ باقی دو بیٹوں کے حق مہر میں شرعی حصہ نہیں لکھا جاتا، اب والد کی وفات پر جس بیٹے کے حصہ میں شرعی حصہ لکھا جاتا ہے باقی دو بیٹے اس کو شرعی حصہ دینے سے انکاری ہیں اس صورت میں مسئلے کو حل کرنے کی کیا صورت ہے؟
8. سسر {دولہا کا والد} مطلقاً غیر متعین شرعی حصہ لکھواتا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟
9. عام حالت میں صرف بیٹوں کے لئے شرعی حصہ لکھا جاتا ہے پھر ناچاقی کی صورت میں دلہن کو نقصان دینے کے لئے بیٹیوں کو بھی شریک کیا جاتا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

دار الافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان